بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہادیہ امجد نے یہ افسانہ (محبت کی گوندھی) صرف اور صرف نیوایرا میگزین(New Era Magazine) کیلئے لکھا ہے۔
اس افسانہ (محبت کی گوندھی) کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام صرف اور صرف نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کے نام محفوظ کیے جاتے ہیں۔ لہذا کسی بھی ادارے، ڈائجسٹ، سوشل میڈیا، ویب سائٹ یا کوئی بھی فرد بمعہ مصنف کو اس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں شائع کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ عمل درآمد نہ کرنے کی صورت میں قانونی کاروائی کی جائے گی۔

شکریہ

ادارہ: نیوایرا میگزین

میرے گھر والوں نے میرا رشتہ سہیل کے ساتھ طے کر دیا۔ تین مہینے بعد کی تاریخ رکھی ہے شادی کیلیے۔ارم جب سے کالج آئی تھی تب سے منہ چپ بیٹھی تھی اور ہانیہ کے بارہا پوچھنے کے بعد اس نے اصل مسلہ بتایا۔

کیا کہہ رہی ہو؟ ہوش میں تو ہو؟ ارم کی بات سن کر ہانیہ پر حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹے۔

بلکل ٹھیک کہہ رہی ہوں۔

یہ کب ہوا؟ سہیل تو تمہیں پسند ہی نہیں اور تم ہی بتاتی ہو اسکی عادتیں اچھی نہیں۔

سب باتیں اپنی جگہ درست مگر حقیقت یہی ہے کہ میں اب سہیل کی منگیتر ہوں اور کچھ عرصے بعد ہماری شادی ہونے والی ہے۔ خود کیلیے فکر مند دوست کو دیکھ کر وہ ہلکے سے مسکرا دی۔

تفصیل بتاو ساری؟ ہانیہ نے پوچھا۔اسے اپنی عزیز از جان دوست کا رشتہ سہیل جیسے لڑکے سے جڑ جانا بلکل اچھا نہیں لگا تھا۔

New Era Magazine

پرسوں ماموں مامی آئے تھے سہیل کیلیے میرا ہاتھ مانگنے۔امی تو سب جانتے بوجھتے جھٹ تیار ہو گئیں۔ ممکن تھا کہ ہاں ہی کر دیتی مگر ابو نے ایک روز کا وقت مانگا جو کہ ماموں نے دے تو دیا مگر ساتھ ہی جاتے جاتے باور کروا گئے کہ جواب ہاں میں ہی ہونا چاہیے۔مجھے جب پتہ لگا تو میں نے تو سرے سے ہی انکار کر دیا اور میرے انکار کی دیر تھی کے امی کے جوتے اور میرے سر والا حساب تھا۔رات میں اپنے کمرے میں لیٹی اپنی قسمت کو رو رہی تھی کہ ابو امی اور ماموں کے وکیل بن کے میرے پاس آئے اور مجھ سے کہنے لگے کہ وہ ہم سے اونچے لوگ ہیں۔تو عیش کرے گی۔مان جا۔تیری ماں کی خواہش ہے کہ وہ تجھے اپنے بھائی کے گھر بیاہے۔ارم ہانیہ کو ساری بات بتانے لگی۔

پھر؟ہانیہ نے بے صبری سے پوچھا۔

میں نے کہا کہ بات پیسے اور عیش کی نہیں بلکہ بات تو یہ ہے کہ مجھے سہیل پسند ہی نہیں اور جو شخص مجھے ذرا اچھا نہیں لگتا میں اسکے ساتھ زندگی کیسے گزار سکتی ہوں تو ابا کہنے لگے کہ بیٹا نکاح کے بولوں میں بڑی طاقت ہوتی ہے۔جس شخص سے نام جڑ جائے اس سے محبت بھی ہو جاتی ہے۔اور کافی دیر سمجھاتے رہے اور جب اٹھے تو میرا جواب ہاں میں ہی لیکر اٹھے۔میں انہیں انکار نہیں کر پائی۔ابھی میرے پیچھے میری ۳ بہنیں اور بھی ہیں جن کا فرض انہوں نے پورا کرنا ہے۔ارم نے ساری بات بتائی۔

New Era Magazine

اسکا ہر گز مطلب نہیں کہ تمہیں قربانی کا بکرا بنایا جائے۔ ہانیہ کی سوئی بدستور اسی جگہ اڑی تھی کہ سہیل ہی کیوں؟

قربانی کے بکرے سے کیا مطلب ہے۔ارم نے کہا۔تم خوش ہو؟

کیوں نہیں ہونا چاہیے؟اس نے الٹا سوال کیا تو ہانیہ گڑبڑا گئی۔

نہیں تم خوش ہو تو کسی کو کیا مسلہ ہو سکتا۔

ابا شاید سچ ہی کہتے ہیں کہ نکاح کے بول میں بہت طاقت ہوتی ہے۔ارم دور کسی غیر مرئی نقطے کو دیکھتے ہوئے کھوئے کھوئے انداز میں بولی۔اتنا تو ہانیہ بھی جانتی تھی کہ وہ خوش نہیں ہے۔یہ سب کہہ کر وہ اس سے زیادہ خود کو تسلی دے رہی تھی۔

****

New Era Magazine

ہانیہ اور ارم آٹھویں جماعت سے دوست تھیں اور انکی دوستی اتنی گہری تھی کہ انکے گھر والے بھی ان دونوں کو جانتے تھے۔اور وہ دونوں ایک دوسرے کے گھرانوں سے مکمل واقف تھیں اور انکی دوستی وقت کے ساتھ ساتھ پروان چڑھتے ہوئے مزید مضبوط ہو رہی تھی۔ایسے میں ہانیہ ارم کے ماموں زاد سہیل کے متعلق بہت اچھے سے جانتی تھی۔ارم نے ہی اسے بتا رکھا تھا کہ سہیل کوئی کام نہیں کرتا۔آوارہ پھرتا ہے۔ کبھی کبھار نشہ بھی کرتا ہے اور اسکے کئی لڑکیوں سے روابط ہیں اور وہ ارم کو زہر سے بھی زیادہ زہر لگتا ہے اور قسمت کی ستم ظریفی دیکھیے کہ اسکے گھر والے اسکا رشتہ اسی سے کرنے پر تلے تھے اور اسکے انکار کو بھی کسی خاطر میں نہیں لا رہے۔

****

تین مہنے پلک جھپکتے ہی گزر گئے پتہ بھی نہیں لگا اور بالآخر وہ دن بھی آ گیا جب ارم کو وداع ہو کر سہیل کے گھر جانا تھا۔جب مولوی صاحب نکاح کیلیے آئے تو اس کی آواز گلے میں ہی پھنس گیی۔کوئی آنسوؤں کا گولا حلق میں اٹک رہا تھا۔گھونگھٹ میں ہی سے سامنے کھڑے باپ کو دیکھا تو ہولے سے سر اقرار میں ہلا دیا اور ایسے وہ ارم رؤف سے ارم سہیل ہو گئی۔بیٹیاں آنگن میں چڑیوں کی طرح ہوتی ہیں جو جوانی کی دہلیز پر قدم رکھتے ہی اڑ جاتی ہیں۔ تین مرتبہ قبول ہے کہہ کر پرائی ہو جاتی ہیں۔

New Era Magazine

بابا بلکل سچ کہتے تھے بہت طاقت ہوتی ہے نکاح میں۔ یہ اپنے شریک حیات سے محبت کروا دیتے ہیں۔ رات کو وہ حجلہ عروسی میں سجی سنوری بیٹھی تھی تو سوچنے لگی۔ سہیل جیسے بھی ہیں مگر اب میرے مجازی خدا ہیں مجھے انکی عزت کرنی ہے ہر حال میں۔ وہ سوچ رہی تھی اور ساتھ ہی اسے اماں ابا کی کہی باتیں یاد آنے لگیں جو انہوں نے اسے رخصتی سے پہلے کہی تھیں۔

وقت گزرا جا رہا تھا اور سہیل کا کوئی اتہ پتہ معلوم نہ تھا کہ وہ کہاں ہے اور وہ اسکے انتظار میں اکڑوں بیٹھی تھی۔ رات کے ۳ بجے وہ کمرے میں داخل ہوا تو آتے ہی بستر پر گر گیا جیسے اس نے وہاں بیٹھی اسکا انتظار کرتی دلہن کو دیکھا ہی نہ تھا۔ ارم نے پہلو بدلا تو وہ اٹھ بیٹھا۔

تم کون ہو اور یہاں کیا کر رہی ہو؟ شادی کی پہلی رات کوئی بھی نئی دلہن اپنے شوہر سے کچھ بھی امید کر سکتی ہے مگر یہ الفاظ ہر گز نہیں مگر اس نے آنسو ضبط کر لیے اور کہا

"آپکی بیوی ہوں۔ آج شام ہمارا نکاح ہوا ہے۔"

بیوی؟ وہ اسکے اور قریب آکر کہنے لگا تو ارم نے ایک دم منہ دوسری طرف کر لیا۔

آپ ڈرنک کر کے آئے ہیں؟ سہیل کے منہ سے بہت بدبو آرہی تھی جبھی اس نے پوچھا۔

New Era Magazine

اب تو مجھ سے سوال جواب بھی کرے گی؟ ہاں؟ رک میں تجھے بتاتا ہوں اور اسکے ساتھ ہی اس نے اپنی پینٹ سے بیلٹ نکالی اور اسے مارنے لگا۔ یہ تو تھی ایک رات کی داستان۔

*****

وقت گزرتا گیا اور ۳ سال بعد اللہ نے ارم کی گود بیٹی دے کر بھر دی۔ بیٹی ہونا تھی کہ سہیل نے پھر سے اسے دھنک کے رکھ دیا۔ اور یہ تین سال میں ۱۰۰۰ مرتبہ ہو چکا تھا مگر ارم کو پہلے روز سے جو چپ لگی تھی وہ اب تک نہ ٹوٹ سکی تھی مگر یہ ضرور تھا کہ نکاح کے بعد اسے جو محبت سہیل سے ہو گئی تھی وہ اب تک قائم تھی۔

بچی کچھ بڑی ہوئی تو اوپر نیچے کی دو بچیاں اور ہو گئیں۔ وہ جو سمجھتی تھی کہ بچے باپ کی محبت اور توجہ حاصل کر لیں گے تو وہ اس پر بھی کچھ نظرِ کرم کرے گا تو وقت کے ساتھ ساتھ یہ اسکی خام خیالی ثابت ہوئی ی۔

New Era Magazine

چھوٹی بچی ٤ سال کی ہوئی تو ایک دن سہیل نشے میں دھت سڑک پر جا رہا تھا اور سامنے سے آتی تیز رفتار گاڑی اسے دور اچھالتے ہوئے چلی گئی۔ طبّی امداد تو مل گئی مگر وہ زندگی بھر کیلیے اپاہج ہو گیا تھا۔

ایک دن ارم اسے کھانا کھلانے کے بعد اس کے ہاتھ منہ دھلوا رہی تھی تو اس نے اسکا ہاتھ تھام کر پاس بٹھا لیا۔

کچھ چاہیے کیا؟ ارم نے ڈرتے ہوئے پوچھا کیونکہ اس نے اپاہج ہونے کے بعد بھی اگر اس پر ہاتھ نہیں اٹھایا تو زبان کے نشتر سے زخمی ضرور کیا تھا۔ اور سہیل کا ایسے اسکا ہاتھ تھامنا ارم کیلیے کافی حیرانی کا باعث تھا۔

نفرت کرتی ہو نا مجھ سے؟ سہیل نے آہستہ سے کہا۔

نہیں۔

محبت تو کر نہیں کر سکتی۔ تو پھر کیا کرتی ہو۔

محبت کیوں نہیں کر سکتی۔

کوئی بھی عورت مجھ جیسے شوہر سے کیسے کر سکتی ہے محبت ؟ کبھی سکھ کا سانس تو لینے نہیں دیا تمہیں۔ جوتے کی خاک برابر بھی نہیں سمجھا تمہیں۔ مگر تم میری معذوری میں بھی میرا ساتھ دے رہی ہو۔

یہ سب ٹھیک ہے سہیل۔ مگر شادی سے پہلے بابا نے کہا تھا بیٹا نکاح کے بول دو اجنبیوں کو محبت کرنا سکھا دیتے ہیں۔ آپکا مجھے نہیں پتہ مگر شادی کی رات میں نے دل و جان سے آپکو اپنا سب کچھ مان لیا تھا اور تب سے اب تک میں آپ سے محبت کرتی آئی ہوں مگر آپ نے نہ کبھی موقع دیا اور نہ ہی اس قابل سمجھا کہ میں کچھ کہہ بتا سکوں آپکو۔ اللہ نے محبت عورت کی مٹی میں گوندھی ہے۔ وہ چاہ کے بھی نفرت نہیں کر سکتی۔ جہاں تک آپکی معذوری میں آپکے ساتھ رہنے کی بات ہے تو میں یہ سب اس محبت کیلیے کر رہی ہوں جو مجھے آپ سے ہے۔ مجھے پہلے دن سے محبت ہو گئی تھی۔ اور ہمیشہ رہے گی۔ ارم کہہ کر آنسو چھپانے کو سہیل سے ہاتھ چھڑاتے ہوئے اٹھ کر باہر بھاگ گئی۔

****

○○○

نوٹ

(افسانہ) محبت کی گوندھی ازہادیہ امجد

پڑھنے کے بعد اپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔ نظرِ ثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہو اگر پھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں تاکہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

تعاون کا طلبگار

ادارہ (نیو ایرا میگزین)

New Era Magazine